سوال

میں نے اپنی خالہ کی بیٹی سے نکاح کیا لیکن رخصتی سے قبل ہی کئی ایک اسباب کی بنا پر طلاق دے دی، میں نے پچاس ہزار مہر دینے کا اتفاق کیا تھا، اور تیس ہزار منگنی کی انگوٹھی وغیرہ اور پچاس ہزار مہر موجل تھا، اس کے بعد بیوی کہنے لگی کہ تم مہر موجل پچاس ہزار کی بجائے ایک لاکھ کر دو کیونکہ میری پھوپھی کی بیٹی کا مہر موجل بھی ایک لاکھ ہے، فعلا میں نے عقد نکاح میں تیس ہزار لکھا اور باقی ستر ہزار کر دینے کا لکھ کر دستخط کر دیے؛ اب مجھے بتایا جائے کہ اس کا شرعی حق کیا ہے ؟ میں نے بیوی کو پچاس ہزار مہر معجل اور تیس ہزار منگنی وغیرہ کے دیے ہیں، اور یہ ساری بیوی کے پاس ہے اس کے علاوہ بہت سارے تحفے تحائف بھی مہر موجل پچاس ہزار جس پر اتفاق ہوا تھا اور اس کے بعد اسے زائد کر کے اس کی پھوپھی کی بیٹی جتنا کر دیا گیا اور میں نے یہ بھی اتفاق کیا تھا کہ اسے ایک فلیٹ بھی ہدیہ دونگا، یہ علم میں رہے کہ فلیٹ کی قسطیں میں ابھی تک ادا کر رہا ہوں، اور دو برس بعد فلیٹ میری ملکیت میں آ جائیگا کیا اگر ہدیہ شادی یا عدم شادی کے ساتھ مشروط تھا تو کیا یہ اس کا حق ہے ؟ یہ علم میں رہے کہ فلیٹ نہ تو ابھی میرے قبضہ میں ہے اور نہ ہی بیوی کے قبضہ میں؛ کیونکہ مجھے فلیٹ دو برس بعد ملنا ہے، برائے مہربانی اس کی معلومات فراہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں

جواب

الحمد للہ

اول :

پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو رخصتی و دخول سے قبل طلاق دے اور اس کا مہر مقرر کر چکا ہو تو مقررہ مہر کا نصف بیوی کو دیا جائیگا :

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور اگر تم انہیں چھونے (دخول و رخصتی) سے پہلے طلاق دے دو اور تم ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو مقررہ مہر کا نصف انہیں دیا جائیگا، الا یہ کہ وہ عورتیں اسے معاف کر دیں، یا پھر وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے وہ معاف کر دے، اور تم معاف کر دو تو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے، اور تم آپس میں احسان کرنا نہ بھولو، اور بے شک اللہ اس کو جو تم کر رہے ہو خوب دیکھنے والا ہے البقرۃ (237).

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

" فقھاء کرام کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مہر مقرر کرنے کے بعد کسی عورت کو دخول و رخصتی سے قبل طلاق دے تو مقررہ مہر کا نصف دینا واجب ہوگا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور اگر تم انہیں ہاتھ لگانے سے قبل طلاق دو اور تم ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو پھر تم نے جو مقرر کیا ہے اس کا نصف (لازم) ہے .

اس باب میں یہ آیت نص صریح ہے، اس لیے اس پر عمل کرنا واجب ہے " انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (177/39).

آپ نے جونقدی اورانگوٹھی وغیرہ دی وہ سب مہر ہے اس لیے بیوی پرلازم ہے کہ اس کا نصف آپ کوواپس کرے، اور آپ پر مہر مؤجل کا نصف اسے دینالازم ہے، اس طرح وہ آپ کوپچیس ہزاراور منگنی پر دیے گئے نصف واپس کریگی، اور آپ اسے پچاس ہزار دیں کیونکہ مہر مؤجل بڑھاکر ایک لاکھ کر دیا گیا تھا

دوسری بات :

مہر کے علاوہ باقی مانندہ تحفے اورہدیے وغیرہ کے بارہ میں گزارش ہے کہ : اگر توطلاق بیوی کے مطالبہ پر ہوئی ہے توپھر آپ یہ تحفے وغیرہ واپس دینے کا مطالبہ کرسکتے ہیں، کیونکہ یہ تحفے ایک مقصد یعنی شادی کی غرض سے دیے گئے تھے، اوراب یہ مقصد ہی فوت ہوگیا تواس طرح انہیں واپس لینا جائز ہوا

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" یہ منصوص شرعی اصول کے موافق مذہب پر جاری ہے وہ یہ جسے بھی کسی سبب کی بنا پر کوئی ہدیہ دیا گیا یا کوئی چیز ہبہ کی گئی تو یہ سبب کے ثبوت سے ثابت ہوگی اور سبب زائل ہونے زائل ہو جائیگا، اور سبب کے حرام ہونے سے حرام ہوگا، اوراس کے حلال ہونے سے حلال ہوگا

مثلا اگر اگر عقد نکاح سے قبل ہدیہ دیا گیا اورانہوں نے اس سے نکاح کرنے کا وعدہ کرلیا تھا لیکن شادی کسی دوسرے کے ساتھ کردی تووہ ہدیہ واپس لے گا، اور پیشگی دی گئی نقدی کو مہر میں شمار کیا جائیگا، چاہے مہر میں نہ بھی لکھا گیا ہو، جب وہاں یہ عادت ہو، یعنی جب ان میں رواج ہو کہ یہ مہر میں شامل ہوتی ہے " انتہی

ماخوذاز : الفتاوی الکبری (472/5).

رہا فلیٹ تووہ آپ واپس لے سکتے ہیں، چاہے آپ نے طلاق دی ہو یا بیوی نے طلب کی ہو، کیونکہ یہ ایسا ہبہ ہے جو ابھی قبضہ میں ہی نہیں گیا، اور قبضہ میں جانے سے قبل اسے واپس لینا جائز ہے

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

".جمہور علماء کے ہاں قبضہ میں جانے سے قبل ہبہ واپس لینا جائز ہے، لہذا جب قبضہ میں چلا جائے توشافعیہ اور حنابلہ کے ہاں واپس نہیں لیا جاسکتا، لیکن والد اپنے بیٹے کوہبہ کردہ واپس لے سکتا ہے، اوراحناف کے ہاں اگر اجنبی کے لیے ہوتووہ واپس لے سکتا ہے

اور مالکیہ کے ہاں نہ توقبضہ سے پہلے واپس لینا جائز ہے اور نہ ہی قبضہ کے بعد واپس لیا جاسکتا ہے، لیکن والد اپنے بیٹے کوہبہ کردہ واپس لے سکتا ہے " انتہی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (164/6).

اوراگر آپ بیوی کو دیے گئے چھوٹے چھوٹے ہدیے اور تحفے چھوڑ دیں اور فلیٹ لے لیں تو یہ بہتر ہے

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کواس کا نعم البدل عطا فرمائے، اور آپ دونوں کو اپنی وسعت سے غنی فرمادے

واللہ اعلم .